مرثیہ نمبر ۵

شہادت حضرت علیؑ اکبر

لاشِ اکبرؑ کی جو مقتل سے اُٹھا لائے حسینؑ | نوجواں کو صفِ اوّل سے اُٹھا لائے حسینؑ
چاند کو شام کے بادل سے اُٹھا لائے حسینؑ | جانِ بلبل شیر کو جنگل سے اُٹھا لائے حسینؑ
دی صدا لاشِ پسر آن کے لے جا بانو
چھد گیا برچھی سے اکبرؑ کا کلیجا بانو

دیکھ لے آخری دیدار پسر مرتا ہے | سامنے آنکھوں کے یہ نورِ نظر مرتا ہے
اب کوئی دم میں ترا رشکِ قمر مرتا ہے | منہ سے باہر ہے زباں تشنہ جگر مرتا ہے
دم ہے سینہ میں رکا زخموں سے خوں جاری ہے
ہائے بانو ترے گھر لٹنے کی تیاری ہے

پہونچی خیمہ میں جو حضرت کی یہ پُر درد صدا | مضطرب ہو گئی ناموسِ رسولؐ دوسرا
کہا چلّا کے سکینہ نے کہ ہے ہے بھیّا | فضہّ دوڑی سوئے در پھینک کے سر پر سے ردا
بیٹی زینبؑ مضطر نکل آئی باہر
بانو گھبرا کے کھلے سر نکل آئی باہر

شاہ کے کاندھے پہ دیکھا علی اکبر کو نڈھال | ہاتھ پھیلا کے یہ چلائی کہ ہے ہے مرے لال
کیا غضب ہو گیا اے بادشہ نیک خصال | راس آیا نہ مرے بچہ کو اٹھارواں سال!

ٹکڑے تیغوں سے بدن ہو گیا سارا ہے ہے
کون تھا جس نے مرے شیر کو مارا ہے ہے

رو کے بانو سے یہ فرمانے لگے سرور دیں | سر نہ پیٹو ابھی زندہ ہے مرا ماہ جبیں
سانس آتی ہے یہ ہر دم ہے دم بازپسیں | کوچ ان کا بھی ہے اور ہم بھی ہیں مرنے کے قریں

سب چھٹے اب نہ رہا کوئی ہمارا بانو
اس جواں بیٹے کے غم نے ہمیں مارا بانو

کہہ کے یہ لاش پسر خیمہ میں لائے سرور | ہاتھ اکبر کے سنبھالے تھا کوئی اور کوئی سر
شہ نے فرزند کو آہستہ لٹایا جا کر | گر کے پہلو میں تڑپنے لگی ماں خستہ جگر

کہتی تھی دل پہ سناں غم کی لگائی بیٹا
آنکھیں کھولو نہیں مرتی ہے یہ لٹی بٹیا

نزع میں بھی مجھے پوچھا تری الفت کے نثار | اماں اس خون میں ڈوبی ہوئی صورت کے نثار
جنگ کی لاکھوں سے تنہا تری جرأت کے نثار | تیری مظلومی کے صدقے تری غربت کے نثار

مجھ کو بیٹے نے یہ کیا شان دکھائی لوگو
لٹ گئی بانوئے ناشاد دہائی لوگو!

سنکے مادر کی صدا کھولدئیے دیدۂ نم | ہاتھ اٹھا کہ کہا نہ روئیے مرے سر کی قسم
پاس آکر ہمیں چھاتی سے لگا لو اس دم | رن سے آئے ہیں تمہاری ہی ملاقات کو ہم
پھر یہ گھر آپ کے اقبال سے دیکھا ہم نے
پر تمہیں آکے عجب حال سے دیکھا ہم نے

زخمی ہونے کی خبر کس نے مری پہنچائی | جھوٹ ہے میں نے تو ہرگز نہیں برچھی کھائی
اب تلک بیٹے کو تقدیر سلامت لائی | دیکھے حضرت کے قدم تن میں مرے جان آئی
مرگ سے پہلے ہو ماتم یہ زبوں ہے اماں
میرے کپڑوں پہ تو عباسؑ کا خوں ہے اماں

غش کے آنے کی کہوں وجہ کہ کیونکر آیا | تیسرا دن ہے کہ پانی نہیں میں نے پایا
دھوپ میں ان کی تھی سر پہ نہ تھا کچھ سایا | گر پڑا گھوڑے سے تیورا کے تمہارا جایا
مر چکا تھا یہ مقدر نے بچایا ہم کو
دوڑ کر باپ نے گودی میں اٹھایا ہم کو

بولی بانو کہ جو کہتے ہو خدا یوں ہی کرے | اے مرے لال یہ ماں تیری بلا لیکے مرے
لاؤ دھو ڈالوں میں جو خون میں کپڑے ہیں بھرے | چاند سے ہاتھ ہیں پھر کس لئے چھاتی پہ دھرے
مجھ کو معلوم ہوا خلق سے جاتے ہو تم
میرے رونے کے سبب زخم چھپاتے ہو تم

بانوؑ صدمے سے نہ مر جائے یہ ڈر ہے بیٹا | سب ترے دل کی مرے دل کو خبر ہے بیٹا
ہاتھ سینہ پہ ترا خون میں تر ہے بیٹا | پھر یہ کیسا ہے جو نہیں زخم جگر ہے بیٹا
سنسناتا ہے بدن جان چلی جاتی ہے
اس لہو سے تو مرے دودھ کی بو آتی ہے

ہاتھ سینہ سے اٹھا کر تو مجھے دکھلاؤ | پردہ اس تنگ قبا کا تو ذرا سرکاؤ
مجھ سے کہتے ہو کہ اماں نہ پچھاڑیں کھاؤ | دیکھ لوں چاند سی چھاتی کو تو پھر سمجھاؤ
سر نہیں پیٹنے کی جان نہ کھوؤنگی میں
تم سلامت ہو تو پھر کاہے کو روؤنگی میں

آرزو ہے کہ پھلے پھولے مرا نخل مراد | تم دولھن بیاہ کے لاؤ مرا گھر ہو آباد
دیکھ لوں اپنی میں آنکھوں سے تمہاری اولاد | پھر میں دنیا سے جو گزروں تو رہے روح بھی شاد
دادی کہلاؤں گی جو بیٹا برابر ہوگا
تیرا فرزند بھی ہمشکل پیمبرؐ ہوگا!

آہ کی سنکے یہ اکبرؑ نے بصد رنج و ملال | درد چھاتی میں اٹھا غیر ہوا اور بھی حال
دل میں یہ سوچ کے رونے لگا وہ نیک خصال | ہم سفر کرتے ہیں اماں کو ہے شادی کا خیال
بر میں ہوگا نہ کفن خاک پہ لاشہ ہوگا
نہ دولھن ہوگی نہ اولاد نہ سہرا ہوگا

سرد اک آہ بھری سینے سے یہ نوحہ کے بات | ملک الموت نے چاہا کہ کرے قطع حیات
ہچکی اک آئی تڑپنے لگا وہ نیک صفات | ہٹ گئے سینہ سے وہ خون میں ڈوبے ہوئے ہات

بانو چلائی مگر دم نہ پسر میں دیکھا
زخم اک چھاتی میں سوراخ جگر میں دیکھا

اے مرے شیر تجھے لطف جوانی نہ ملا | چین پردیس میں اے یوسف ثانی نہ ملا
قطرۂ آب بجز اشک فشانی نہ ملا | دودھ پی پی کے پلے اور تمہیں پانی نہ ملا

مر گئے مجھکو دولہن بھی نہ دکھائی بیٹا
خاک میں ملگئی بانوؑ کی کمائی بیٹا

اب کس کو پکارونگی میں کہکر علی اکبرؑ | اے گیسوؤں والے علی اکبرؑ علی اکبرؑ
اے شیر مرے اے مرے دلبر علی اکبرؑ | اب کو جیئے دیکھ کے مادر علی اکبرؑ

واری گئی ہے وقت پڑا آل نبیؐ پر
اعدا کی چڑھائی ہے حسینؑ ابن علیؑ پر